سجاد جو قیدی کی طرح ہائے شام چلا ہے
ہر حلقۂ زنجیر میں ماتم کی صدا ہے

کہتا ہے مہاری نہ ہمیں دیکھنے آؤ
مخدومۂ کونین پہ بالوں کی ردا ہے

چکرا کے گرا جب بھی لگنے لگے کوڑے
بیمار کے زخموں کی کیسی یہ دوا ہے

بدلی ہے ضعیفی میں عابد کی جوانی
امت نے یہ مظلوم پہ کیا ظلم کِیا ہے

زینب بھرے دربار میں اب جائے گی کیسے
بیمار سرِ شام کھڑا سوچ رہا ہے

سجاد کی آنکھوں سے رِستا رہا برسوں
اِک شام کا منظر تھا جو زخم بنا ہے

دفناؤں میں زنجیروں میں جکڑا ہوا کیسے
لاشوں کی طرف یاس سے وہ دیکھ رہا ہے